ہونا چاہیے" جہانگیر راجرس اینڈ بیورج جلد اول صـ۲۵۹ ، اقبال نامہ صـ۳
خافی خان جلد اول صـ ۲۸۵ ، گلیڈون صـ۳ " صـ۲۲۲ پر ولیم فنچ نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے قبل جو گستاخانہ لفظ 'ملاحتی' لکھا ہے' اس کے آگے
قوسین میں نعوذ باللہ من ذالک ضرور ہونا چاہیے تھا۔ کاش کہ جناب رحم علی الہاشمی
صاحب کو اپنے ہاشمی الاصل ہونے کا کچھ احساس ہوا ہوتا۔ صـ۲۴۸ 'وہ ذرا مبالغہ
آمیز ہے۔ اگر اس میں بعض دلچسپ باتیں اور کچھ نئی معلومات ہیں' کی بجائے' وہ
ذرا اگرچہ مبالغہ آمیز ہیں۔ ہونا چاہیے۔

صـ۲۵۱ پر 'اس لئے ۱۳۱۶ء میں دکن کے افسروں نے' کی بجائے 'اس لئے ۱۳۴۷ء
میں . . . ' اور 'پانچ آزاد ریاستیں' عنوان کے تحت 'بیدر شاہیوں کے ماتحت (۱۶۰۹-
۱۴۸۹) کے بجائے 'بیدر برید شاہیوں (شاہانِ برید) کے ماتحت (۱۶۰۹-۱۴۹۲ء)
نیز 'بیجاپور عادل شاہیوں کے ماتحت (۱۶۵۶-۱۴۸۹ء)' کی بجائے 'بیجاپور عادل شاہیوں
کے ماتحت (۱۶۸۶-۱۴۸۹ء)' ہونا چاہیے۔ صـ۲۵۳ پر 'مغلوں کی ایک فتح' کے زیرِ عنوان
'جب پھر جنگ شروع ہوئی تو مغلوں میں پھر وطن دشمنی کی رقابتیں چھڑی ہوئی تھیں'
فقرہ کے بعد The incapable sultan Murad to be superseded '
Ahmednagar had fallen, but the Kingdom could not be annexed
کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

صـ۲۶۴ پر 'دکنی رشوت' کی بجائے 'دکنی رشوت (Deccan gold)
اور صـ۲۸۳ پر 'کھمبیات' کی بجائے 'کھمبائت' ہونا چاہیے تھا۔ صـ۲۸۴ پر 'مصالحے' کا
املاء 'مسالحے' لکھا ہے۔ اسی صفحہ پر پیر   کا بیان ہے کہ 'کی بجائے پیٹرو ڈیلا ویل

کا بیان ہے کہ ہونا چاہیے۔ ص۲۸۷ پر..... ہر شخص سوجن کے بخار یا درد میں مبتلا ہو گیا
کی بجائے..... ہر شخص سوجن کے بخار یا درد میں مبتلا رہا' نیز ص۲۸۹ پر گلٹی کا
طاعون' عنوان میں '۲۴-۱۶۱۶ء' درج ہونا چاہیے۔ ص۲۹۲ پر فقرہ' جو عجیب و
غریب ہونے اور مفصل ہونے' کی بجائے' جو عجیب و غریب اور مفصل ہونے' تحریر
ہونا چاہیے۔ ص۲۱۷ پر ایک فقرہ نہایت پر لطف ہے جو اس طرح ہے" مگر یہ
اگر سچ بھی ہے تو اس سے کوئی مفید مطلب بات ثابت نہیں ہوتی' اس فقرہ کو یوں
لکھدیا جاتا' لیکن یہ واقعہ اگرچہ سچ بھی ہے تو اس سے کوئی مفید مطلب بات ثابت
ہوتی' تو بہتر تھا۔ ص۳۱۹ پر دسمبر ۱۶۳۳ء کی بجائے' دسمبر ۱۶۲۲ء' ہونا چاہیے
اسی طرح ص۳۲۰ پر '۲۱-۱۹۲۰ء' کی بجائے' '۲۳-۱۶۲۱ء' ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ پر
" اپنے عہد کی ایک سب سے زیادہ نمایاں ہستیوں میں سے ایک کا اس طرح خاتمہ ہو گیا' کی
بجائے " اپنے عہد کی سب سے زیادہ نمایاں' (یا اپنے عہد کی نمایاں ترین) ہستیوں
میں سے ایک کا اس طرح خاتمہ ہو گیا' صحیح ہے۔

ص۳۲۲ پر منصب بیس ہزار' کی بجائے' منصب تیس ہزار' اور فقرہ' اپنے خیالات
دل ہی دل میں رکھتا کہ یہ لوگ اسے نقصان نہ پہنچائیں' کی بجائے' اپنے خیالات دل ہی دل
میں رکھتا تھا تاکہ یہ لوگ اسے نقصان نہ پہنچائیں' ہونا چاہیے تھا۔ ص۳۲۳ کے چارٹ
پر ایس' اکبر سے حسن ابدال ۸۷ میل تھا' کی بجائے' اکبر پور سے حسن ابدال ۸۷ میل
تھا' ص۳۲۷ پر پہلا فقرہ ہی محل نظر ہے' جیسے ہی دکن میں جہانگیر اور شاہجہان کا پہنچا ہوا
معلوم نہیں دکن میں جہانگیر اور شاہ جہاں کا تعاقب کب اور کس نے کیا؟ اصل
میں فقرہ یوں ہونا چاہیے" جیسے ہی دکن سے جہانگیر اور شاہجہان واپس
ہوئے۔

(باقی آئندہ)

تاریخ جہانگیر

(عبدالرؤف خاں ایم اے۔ تاریخ

(قسط نمبر ۲)

دراصل گرو ارجن کا سن پیدائش ۱۵۶۳ء اور اُس کی جانشینی کا سن ۱۵۸۱ء ہونا چاہیئے
اسی صفحہ پر گرو ارجن کو چوتھے گرو رام داس کا چوتھا لڑکا بتلایا ہے جبکہ وہ گرو رام داس کا
چوتھا لڑکا نہ ہو کر سب سے چھوٹا لڑکا تھا یعنی 'چوتھا' کی بجائے 'سب سے چھوٹا' ہونا چاہئے تھا۔

صفحہ ۱۵۴ پر ہی، 'ترن تارن کا مقدس شہر آباد کیا' فقرہ کے بعد
established The temple of god-
(Har mandar) کا ترجمہ (شاید سہواً) ہونے سے رہ گیا ہے۔

صفحہ ۱۵۵ پر 'ادی گرنتھ تیار کی'، فقرہ میں یوں ہونا چاہیئے "آدی (ਗ੍ਰੰਥ) گرنتھ تیار کیا۔
یعنی 'آدی گرنتھ' مؤنث نہ ہو کر مذکر ہے۔ اسی صفحہ ۱۵۵ پر ایک فقرہ کی فصاحت ملاحظہ فرمایئے
"..... اُنھوں نے جہانگیر سے کافی رنگ آمیزی کے ساتھ اور دلی کدورت اور مذہبی
جنون کے ساتھ گرو کی غداری اور بے دینی کی شکایت کی۔

صفحہ ۱۶۴ پر 'سنہ ۱۵۰۰ء' کی بجائے 'سنہ ۱۵۹۰ء' اور '..... شہرت اور ساری دُنیا'
'دُنیا' سے پہلے لفظ 'مشرقی' ہونا چاہیئے۔ اسی صفحہ پر عنوان 'قندھار کے محاصرہ کی ترغیب'

کا بیان ہے کہ ہونا چاہیے۔ ص۲۸۷ پر "...... ہر شخص سوجن کے بخار یا درد میں مبتلا ہوا"
کی بجائے "...... ہر شخص سوجن کے بخار یا درد میں مبتلا ہوا" نیز ص۲۸۹ پر "گلٹی کا
طاعون" عنوان میں "۲۴-۱۶۱۶ء" درج ہونا چاہیے۔ ص۲۹۲ پر فقرہ "جو عجیب و
غریب ہونے اور مفصل ہونے" کی بجائے "جو عجیب و غریب اور مفصل ہونے" تحریر
ہونا چاہیے۔ ص۲۱۷ پر ایک فقرہ نہایت پُر لطف ہے جو اس طرح ہے" مگر یہ
اگر سچ بھی ہے تو اس سے کوئی مفید مطلب بات ثابت نہیں ہوتی" اس فقرہ کو یوں
لکھدیا جاتا تو "لیکن یہ واقعہ اگرچہ سچ بھی ہے تو اس سے کوئی مفید مطلب بات ثابت
ہوتی" تو بہتر تھا۔ ص۳۱۹ پر "دسمبر ۱۶۲۳ء" کی بجائے "دسمبر ۱۶۲۲ء" ہونا چاہیے
اسی طرح ص۳۲۱ پر "۲۱-۱۶۲۰ء" کی بجائے "۲۳-۱۶۲۱ء" ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ پر
"اپنے عہد کی ایک سب سے زیادہ نمایاں ہستیوں میں سے ایک کا اس طرح خاتمہ ہو گیا" کی
بجائے "اپنے عہد کی سب سے زیادہ نمایاں" (یا اپنے عہد کی نمایاں ترین) ہستیوں
میں سے ایک کا اس طرح خاتمہ ہو گیا" صحیح ہے۔

ص۳۲۲ پر "منصب بیس ہزار" کی بجائے "منصب تیس ہزار" اور فقرہ "اپنے خیالات
دل ہی دل میں رکھتا کہ یہ لوگ اُسے نقصان نہ پہنچائیں" کی بجائے "اپنے خیالات دل ہی دل
میں رکھتا تھا۔ تاکہ یہ لوگ اُسے نقصان نہ پہنچائیں" ہونا چاہیے تھا۔ ص۳۲۳ کے چارٹ
میں "اکبر سے حسن ابدال ۷۰ میل تھا" کی بجائے "اکبر پور سے حسن ابدال ۷۸ میل
تھا"۔ ص۳۲۷ پر پہلا فقرہ ہی محل نظر ہے "جیسے ہی دکن میں جہانگیر اور شاہجہاں کا پیچھا ہوا
معلوم نہیں دکن میں جہانگیر اور شاہ - جہاں کا تعاقب کب اور کس نے کیا؟ اصل
میں فقرہ یوں ہونا چاہیے "جیسے ہی دکن سے جہانگیر اور شاہجہاں واپس
ہوئے۔

(باقی آئندہ)

تاریخ جہانگیر

(عبد الرؤف خاں ایم اے۔ تاریخ

(قسط نمبر ۲)

دراصل گرو ارجن کا سن پیدائش ۱۵۶۳ء اور اس کی جانشینی کا سن ۱۵۸۱ء ہونا چاہئے۔ اسی صفحہ پر گرو ارجن کو چوتھے گرو رام داس کا چوتھا لڑکا بتلایا ہے جبکہ وہ گرو رام داس کا چوتھا لڑکا نہ ہو کر سب سے چھوٹا لڑکا تھا یعنی 'چوتھا' کی بجائے 'سب سے چھوٹا' ہونا چاہئے تھا۔

صـ ۱۵۴ پر ہی، 'ترن تارن کا مقدس شہر آباد کیا' فقرہ کے بعد

established The temple of god-

(Har mandar) کا ترجمہ (شاید سہواً) ہونے سے رہ گیا۔

صـ ۱۵۵ پر 'ادی گرنتھ تیار کی' فقرہ میں یوں ہونا چاہئے "آدی (ਗ੍ਰੰਥ) گرنتھ تیار کیا۔" یعنی 'آدی گرنتھ' مؤنث نہ ہو کر مذکر ہے۔ اسی صـ ۱۵۵ پر ایک فقرہ کی فصاحت ملاحظہ فرمائیے

"..... انھوں نے جہانگیر سے کافی رنگ آمیزی کے ساتھ اور دلی کدورت اور مذہبی جنون کے ساتھ گرو کی غداری اور بے دینی کی شکایت کی۔

صـ ۱۶۴ پر 'سنہ ۱۵۰۰ء' کی بجائے 'سنہ ۱۵۹۰ء' اور '... شہرت اور ساری دنیا' 'دنیا' سے پہلے لفظ 'مشرقی' ہونا چاہئے۔ اسی صفحہ پر عنوان 'قندھار کے محاصرہ کی ترغیب'

میں ۱۶۰۶ء' نہیں لکھا گیا۔ یہ نقص دیگر مختلف عنوانات میں بھی موجود ہے۔ اسی عنوان کے تحت پہلا جملہ ملاحظہ فرمائیے "یہ وہ فرمانروا تھا جس نے جہانگیر کو اپنی ساری مدت میں نباہنا پڑا۔" اس جملہ میں 'نے' کی بجائے 'سے' اور 'نباہنا پڑا' کی بجائے 'نباہ کرنا پڑا' فصیح تر تھا۔ ص ۱۶۳ پر 'شاہ عباس ۱۵۸۵ء تا ۱۶۳۶ء' کی بجائے 'شاہ عباس ۱۵۸۷ء تا ۱۶۲۹ء' ہونا چاہیئے۔ ص ۱۶۵ پر ایک فقرہ یہ درج ہے ..... "اس کا کمانڈر مرزا جانی بیگ ترخان کا مرزا غازی تھا" یہ فقرہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا "اس کا کمانڈر مرزا غازی ابنِ مرزا جانی بیگ ترخان تھا" ص ۱۶۶ پر 'کابل میں داخلہ' عنوان کے تحت '۳۰ جون' کی بجائے '۳ جون' اور اسی صفحہ کے حاشیہ ۸ میں 'بختیار خاں' کی بجائے 'بختاور خاں' ہونا چاہیئے۔ ص ۱۶۷ کے ہی حاشیہ ۹ کا پہلا جملہ اس طرح ہے جو مہمل ہے "میر شریف آملی اپنے زمانے میں ایک بڑا بے باک اور مشہور آزاد خیال اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں فرار ہوتا رہا تھا۔"

ص ۱۶۸ پر ایک فقرہ یوں ہے ..... "انھیں امتیاز کے لئے ایک ایک بلا دیا گیا۔" فقرہ میں 'بلا' کی بجائے 'بلّہ' ہونا چاہیئے۔ کاتب نے اسے کچھ سے کچھ بنا دیا۔ کاتب نے اس لئے کہ ہم نے اس طرح کی تمام اغلاط کو اسی غریب کے سر منڈھا ہے۔ اسی صفحہ پر 'مرزا محمد بیگ ازبیگ' کو 'مرزا محمد بیگ ازبک' بنا دیا ہے۔ "ازبک" فی زمانہ 'احمق' کے لئے بھی مستعمل ہے ص ۱۷۴ پر 'وارڈر کی ہسٹری آف ہندوستان' کی بجائے 'ڈو' (DOW) کی ہسٹری آف اندوستان' ہونا چاہیئے۔ اسی صفحہ پر ایک جملہ اس طرح درج ہے "تین گھنٹے وہ اس کے منتظر رہے کہ شاید کسی زمیندر روند سے کوئی مدد مل جائے۔" یہاں 'تین گھنٹے' کی بجائے 'کچھ گھنٹے' اور 'زمیند روند' کی بجائے 'راہگیر' (Passer - By) ہونا چاہیئے تھا۔ فاضل مترجم نے 'زمیند روند' 'POSSIBLE Passer - BY' کا ترجمہ کیا ہے جو ناقابلِ فہم ہے۔ ص ۱۷۱ کے حاشیہ ۱۵ میں 'سترھویں صدی میں شہزادوں کی بالکل

شکل نہ تھی، ہیں لفظ "تشخص" کتابت میں نہیں آسکنے کے سبب فقرہ بعید از فہم ہوگیا ہے۔

ص۱۷۷ کے حاشیہ ۱ میں "تصنیف کی آگرہ" کی بجائے "لطیف کی آگرہ" اور ص۱۷۷ کے آخر میں "۱۵۹۰ء" کی بجائے "۱۹۵۴ء" ہونا چاہیے۔ ص۱۸۰ پر "ایسے گندے جرم کا خیال نہ کرتا" میں "خیال" کی بجائے "اقبال" ہونا چاہیے تھا اور ص۱۸۱ پر "اندورملک" کی بجائے "اندرونِ ملک"۔ ص۱۸۱ پر ہی فاضل مترجم ایک جگہ رقم طراز ہیں "سر طامس ہربرٹ پیٹر مُنڈی سال بعد آئے"، اُردو کا کوئی بھی قاری اِسے سمجھنے سے معذور ہی رہے گا کیونکہ اُردو کی اس سُرعتِ رفتار ترقی کا ساتھ عام قاری کیونکر دے سکتا ہے؟ یہ فقرہ فی الواقع یوں ہونا چاہیے تھا "سر طامس ہربرٹ عہدِ جہانگیری کے تقریباً اختتام پر اور پیٹر منڈی چند سال بعد ہندوستان آیا"۔ اسی صفحہ کے حاشیہ ۲ پر میرہ (وواج لو ایسٹ انڈیا ص۴۰) کی بجائے "پیٹری (وویاج voyage ٹو ایسٹ انڈیا ص۴۰) ہونا چاہیے۔ نیز اسی حاشیہ میں "بادشلوی" کی بجائے "بادشاہ سے شادی"۔ اسی حاشیہ پر "۲۴-۱۶۲۳ء" سے پہلے "ڈیلاویل" چھپنے سے رہ گیا ہے۔

ص۱۸۲ پر گذشتہ سے پیوستہ حاشیہ میں (سفر ڈیلاویل ....) کی بجائے (سفرنامہ پی، ڈیلاویل ....) "بارانی افسانہ" کی بجائے "بازاری افسانہ" "باندیوں کی طرح اس کے شایانِ شان نہیں ہے" کی بجائے "باندیوں کی طرح رہنا اُس کے شایانِ شان نہیں ہے" اور ... "حلال خور سے جاوے ..." کی بجائے "حلال خور سے بیاہ دیا جاوے" ہونا چاہیے، اسی صفحہ کے اسی حاشیہ میں ایک جملہ ملاحظہ فرمائیے "... تاہم بادشاہ کے دل میں پھر محبت نے زور کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں جادو ٹونے سے (جس کا مجھے یقین نہیں ہے) اور عورت کا حسن جو روز افزوں تھا تو بالآخر بادشاہ نے اُسے بطور ملکہ اور دوسری ملکاؤں سے بالا تر قبول کرنا منظور کرلیا"۔ اسی صفحہ پر ایک اور فقرہ غور طلب ہے جو اس طرح ہے .... "اس لئے اُسے ہر جگہ تشست کرلیا جائے تاکہ اُسے گندی ملیں"۔ اسی حاشیہ میں "بیٹری

۱۶۲۹ء کی بجائے 'پیٹر منڈی ۳۴-۱۶۲۹ء' نیز 'مراکمپ برنیر' کی بجائے 'فرانکوئے برنیر' اور 'غیر معمولی کا ذکر کرتا ہے' کی بجائے 'غیر معمولی اثر کا ذکر کرتا ہے' ہونا چاہیے تھا یعنی یہ پورا صفحہ ۱۸۲ اغلاط و نقائص سے مملو ہے۔

صہ ۱۸۴ کے حاشیہ ۳ میں 'پھلودی کا راجپوتانہ جسے ایل پی ٹوری نے بارڈک اینڈ سٹاریکل ...' کی بجائے 'پھلودی کا راجپوتانہ کھیات (Khyata) جسے ایل۔پی۔ اسٹوری نے بارڈک اینڈ ہسٹاریکل ...' ہونا چاہیے۔ صہ ۱۸۵ کے ح میں 'لطیف کی ستھری آف پنجاب' بجائے 'لطیف کی ہسٹری آف پنجاب' اور ح ۱۰ کی پوری عبارت 'سوریا مل نے اپنی بھنشا بھاسکر میں اور لجا رام مہتہ نے اس پر کرٹی سلیم کی مہرالنسا کے محبت کے قصہ کو اور زیادہ رکیک باتیں ملا کر پیش کیا ہے' کی بجائے یوں ہونا چاہیے تھا۔ 'سوریا مل نے اپنی بنش بھاسکر' [illegible] 'میں اور لجا رام مہتہ نے اپنی پراکرتا 'اوا' میں سلیم اور مہرالنسار کی ...' اسی صفحہ کے ح ۱۱ کا پہلا جملہ ناقص ہے۔ "مہرالنسا کو نور محل کا خطاب جولائی ۱۶۱۱ء میں اور نور جہاں کا خطاب مارچ ۱۶۱۶ء میں" کی بجائے "مہرالنسار کو ... ۱۶۱۶ء میں دیا گیا" ہونا چاہیے تھا۔ مہرالنسار کو جا بجا بغیر ہمزہ (مہرالنسا) لکھا ہے اس صفحہ کے تینوں حاشیے نقائص سے پر ہیں۔

صہ ۱۸۶ کی پہلی لائن میں 'جمالیاتی' کے بعد 'ذوق' کتابت سے رہ گیا ہے۔ اسی صفحہ پر "اس کی دو دامی پنج تولیہ، کناری ..." کی بجائے 'اس کی دو دامی اور پنج تولیہ بارڈھ' کناری ...' ہونا چاہیے۔ صہ ۱۸۶ کے ہی دوسرے پیراگراف کے پہلے جملہ کی فصاحت کا قارئین خود ہی اندازہ فرمالیں "اس کا دل فیاضانہ تھا اور اتنا معاشرت پسند تھا" اسی صفحہ کے ح ۱۲ میں '... غیر ملکی کپڑے کی کاہاتھی دیکھا جو چمکدار پھولوں اور شوخ رنگ درختوں سے کڑھی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے خانساماں سے درخواست کیا کہ یہ کتنے روپیوں میں تیار ہوئی ہے' کی بجائے "غیر ملکی کپڑے کی سنہری جھولی کا ہاتھی دیکھا کہ